ہوئی۔۱۰۱۴ھ میں اکبر بادشاہ کا انتقال ہوا۔ اس وقت شیخ احمد سرہندی کی عمر ۴۳ سال تھی۔ جہانگیر تخت نشین ہوا تو آپ نے درباری علماء کو خطوط لکھے۔ بادشاہ کو اطلاع ہوئی تو اس نے آپ سے ملاقات کی خواہش کی۔ آپ نے ملاقات کے وقت مروجہ آدابِ شاہانہ کو ملحوظ نہ رکھا اور قید کر دیئے گئے۔ ساڑھے تین سال قید میں رہے۔ اس دوران سینکڑوں غیر مسلم آپ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ شیخ احمد سرہندیؒ کی پوری زندگی اتباع سنت کا نمونہ تھی۔ انہیں بدعات سے سخت نفرت تھی۔ وہ اپنے وقت کے مجدد تھے۔ امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ ان کی علمی قدر و منزلت اور اتباع سنت کے معترف ہیں۔ کتاب کے مصنف نے شیخ احمد سرہندی کے کارناموں اور خدماتِ اسلام کا نہایت جامعیت کے ساتھ چند صفحات میں ذکر کر دیا ہے۔

دوسرے بزرگ جن کا اس کتاب میں ذکر ہے، وہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ہیں، جو دسویں صدی ہجری کے وسط میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ انتہائی کم عرصے میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔ تحصیل علم کے مدارج بھی انتہائی سرعت کے ساتھ طے کئے۔ دربارِ اکبری تک رسائی حاصل ہوئی مگر جلد ہی وہاں سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس زمانے میں بدعات زور پکڑ رہی تھیں اور دینی مدرسوں میں منطق و فلسفہ سے شغف وانہماک بڑھ گیا تھا۔ آپ نے اس سلسلہ میں اصلاحی کام کیا اور مدارس میں قرآن و حدیث کی تعلیم کو اوّلیت دی۔ برصغیر میں حدیث کی وسیع نشر و اشاعت کی ابتداء آپ ہی نے کی جسے بعد کے علماء نے اور آگے بڑھایا۔ علامہ سید سلیمان ندوی کے مطابق آپ کا دوسرا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے دینی کتابوں کا ترجمہ رائج الوقت فارسی زبان میں کیا اور ان کی شرحیں لکھیں۔

مصنف نے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی انہی خدمات کا تذکرہ جامع انداز میں اس اختصار کے ساتھ کیا ہے کہ گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ بزرگان دین کے حالات زندگی اور ان کی مساعی جمیلہ کو عام کرنا بہرحال ایک مستحسن کام ہے جس سے نوجوانوں میں جذبہ کار پیدا ہوتا ہے اور عملی راہنمائی بھی ملتی ہے۔

فاضل مصنف نے مختلف کتب سے مستند مواد اکٹھا کر کے حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کر دیا ہے۔ حوالہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ پروف ریڈنگ میں چند ایک اغلاط ہیں جن کی اگلے ایڈیشن میں اصلاح ہونی چاہئے۔

ادارہ نور اسلام اکیڈمی اگرچہ حال ہی میں معرضِ وجود میں آیا ہے مگر اس کی شائع کردہ کتب اپنے متنوع عنوانات، کتب و احادیث سے مکمل حوالہ جات کے ساتھ مستند مضامین اور طباعت میں اعلیٰ معیار کی حامل ہوتی ہیں۔ ان دونوں کتب کی طباعت و اشاعت میں بھی ادارے نے اپنے معیار کو برقرار رکھا ہے۔

(۴)

کتاب : الشفاء

مصنف : اشفاق الرحمٰن خان

صفحات : 120

قیمت : 60 روپے

مقام اشاعت : 2-51 ڈی' ماڈل ٹاؤن' لاہور

قرآن مجید کتابِ ہدایت اور مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے انسان کو قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس کی تلاوت ثواب اور برکت کا باعث ہے۔ خود قرآن پاک کا دعویٰ ہے کہ یہ سینوں کی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ اخلاقی کمزوریوں اور روحانی بیماریوں کے لئے قرآن کریم کی تلاوت اور تفہیم اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ رُوحانی بیماریوں کے علاوہ جسمانی بیماریوں کے لئے بھی قرآن مجید سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے جیسا کہ خود قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ قرآن میں ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مواقع پر جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی نے بیماری کا ذکر کیا تو آپؐ نے اسے قرآن پڑھنے کی تلقین کی۔ چنانچہ اس کتاب میں مصنف نے حصولِ صحت کے لئے قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ سے منقول چند وظائف اور دعائیں بھی درج کی ہیں۔ اس کے علاوہ حدیث میں مذکور کچھ دواؤں کا بھی ذکر کیا ہے جن کے استعمال کی مختلف بیماریوں میں حضور اکرم ﷺ نے تلقین کی ہے۔ ان میں شہد' سرکہ' کلونجی' انجیر' زیتون کا تیل' میتھی' کاسنی' کدّو اور کھجور خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ صحیحین میں یہ روایت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا مرض نازل نہیں کیا جس کی دوا نہ اُتاری ہو۔ چنانچہ مصنف نے مختلف بیماریوں کے سلسلہ میں قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں کچھ غذاؤں اور دواؤں کا تذکرہ کیا ہے۔ ظاہر ہے اگر یقین و ایمان کے ساتھ ان غذاؤں' دواؤں اور دعاؤں کو اختیار کیا جائے تو ضرور فائدہ ہوگا۔

کتاب کو چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصّے میں مختلف امراض کے علاج کے لئے قرآنی آیات، دوسرے میں روحانی بیماریوں اور ان کے علاج کا ذکر، تیسرے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اشیاءِ خورد و نوش کے فوائد' جبکہ چوتھے حصّے کا عنوان طب نبویؐ ہے۔

کتاب کا اندازِ تحریر مصنف کے خلوص و اخلاص اور نصح و خیر خواہی کا مظہر ہے' البتہ پروف ریڈنگ کے کام میں تساہل نمایاں ہے۔ نیز اکثر جگہ آیات و احادیث کے حوالہ جات بھی نہیں دیئے گئے۔ یہ خامیاں اگر آئندہ ایڈیشن میں دور ہو جائیں تو کتاب زیادہ مفید ہو جائے گی۔